Paigham Sulh, 24 April 1928

www.abdulhaq.info/articles/hinduism

ویدک دھرم میں عورت کا درجہ (۲)

(مولانا عبدالحق صاحب فاضل سنسکرت کے قلم سے)

آفتاب اسلام کے طلوع کے ساتھ ہی اس رات کی صبح ہو چکی جس کے اندر نسل انسانی کے ایک حصہ نے اپنی جیسی دوسری صنف پر دست تظلم کو روا رکھا تھا زمانہ کی ان تاریک گھڑیوں میں ایک ہی خاک کے یہ سب پتلے آپس میں ایک دوسرے پر اس طرح چھا جاتے تھے جس طرح کھڑے پانی پر کائی اور درخت پر اکاس بیل کہ ان کے زیر دست کو آزادی کا سانس تک لینا نصیب نہ ہوتا تھا۔ آدم کے فرزندوں کی بدبختی اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ انہوں نے خداوند عالم کی اس عظیم المرتبت نعمت جنت کو شیطان کی وسوسہ اندازی سے پامال کر دیا اور معمورہ عالم کی اس حقیقی بہشت کو اپنی بدمستیوں سے سنسان بنا دیا۔ عورت جس کی پیدائش کی غرض ہی یہ تھی کہ آدم کے بیٹے اس کی آغوش محبت میں بیٹھ کر پرورش پائیں اور اس کے قوائے ذہنیہ اسی مادر جنت کے قدموں کے نیچے منصہ پذیر ہوں اور اسی کی زیر ہدایت ان کے دماغ ابتدا طفولیت سے حسن سنماوی کی طرف مائل پرواز ہوں۔ اور اسی کے ساتھ حسن معاشرت سے اخلاق و تہذیب نفس کے جذبات تربیت پذیر ہوں۔ اسی عورت کو انہوں نے مرد کی ایک مملوکہ چیز سمجھ کر اپنے پاؤں کے نیچے روند ڈالا اور وہ جس کے قدموں کے نیچے ایک جنت تھی اسی کو نجات کی منزل میں سنگ راہ سمجھ لیا۔ عورت کی اس انتہائی ذلت پر دنیا کی کتنی صدیاں گزریں۔ اور کتنے سرے سے اس کے حقوق اور اکرام کو برباد کرتی ہوئی گزر گئیں۔ آریہ ورت کی سرزمین میں یہ ایک اور بھی پر درد داستان ہے۔ کہ جس میں ہندو عورت کی وفا اور ویدک دھرم کی جفا کی طویل تاریخ مرقوم ہے ؎

وہ نقشے اور ہوں گے جن کو سن کر نیند آتی ہے
تڑپ اٹھو گے۔ رو اٹھو گے سن کر داستاں اسکی

مسٹر باسورتھ سمتھ مصنف محمد اینڈ محمڈن ازم نے کیا خوب کہا کہ ”اگر کسی مذہب کی سچائی پرکھنے کے لئے اس امر کو معیار قرار دیا جائے کہ اس نے اس زمانہ کی حالت کے موافق عورتوں سے کیا رعایت کی اور غربا و مساکین اور مظلوم لوگوں کے لئے کیا کیا تو محمدؐ کا مذہب بیشک اس آزمائش کی برداشت کر سکتا ہے“ ”خیر اولادکم البنات“ تمہاری بہترین اولاد لڑکیاں ہیں۔ ”نعم الولد البنات المخدرات“ بہترین اولاد پردہ دار لڑکیاں ہیں۔ اذا الموؤدة سئلت بای ذنب قتلت۔ جبکہ پوچھی جائے گی جیتی گاڑی گئی بیٹی کہ کس گناہ میں قتل کر دی گئی۔ لڑکیوں کے متعلق اسلام کی اس تعلیم کو سامنے رکھ کر ویدک دھرم میں لڑکی کی حیثیت کو تلاش کرو۔

ویدک دھرم میں لڑکی کی حیثیت

ایک ہی شاخ کے دو پھول اور ایک ہی ماں کے دو جگر کے ٹکڑے

ایک کے لئے تمنائیں اور آرزوئیں ہیں۔ چھ چھ ماہ کے زر خیلہ کے جشن پر سے یگیہ اور قربانیاں ہیں۔ دیوتاؤں اور پتروں کے عالم ارواح میں خوشی اور شادمانی کے شادیانے ہیں۔ اور دوسرے کی آمد بدبختی اور نحوست کی آمد ہے۔ وہ اگر شادی کے سہرے کی زیب و زینت ہے تو یہ ماں کی مردہ لاش پر حسرت اور ماتم کا پھول ہے۔ نہ اس کے لئے ویدک دعائیں ہیں نہ یگیہ۔ اور نہ قربانیاں ہیں۔ مردہ بزرگوں کے عالم ارواح میں الگ ایک سوگ اور ماتم بپا ہے۔ وہ آتا ہے تو نہ صرف ایک ہی باپ کی بہنیں ورثہ سے محروم ہو جاتی ہیں اور بھائی جائداد کا وارث سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ اکثر صورتوں میں ننہال کی لڑکیاں بھی باپ کی کمائی کے لئے منہ تکتی رہ جاتی ہیں۔ اور یہ ان کے مال کا بھی حقدار سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ جس شخص کی اولاد نرینہ نہ ہو اس کی جائداد نیوگ سے پیدا شدہ پرائے لڑکے یا بھتیجے یا لڑکی کے بیٹے کو ملتی ہے اور ان کی اپنی اولاد اناث محروم کر دی جاتی ہے۔ بہر حال لڑکا جائداد کا مالک ہے۔ چاہے اپنا ہو یا پرایا۔ لڑکی ہر رنگ میں محروم ہے۔ نیوگ سے پیدا شدہ پرایا بیٹا۔ اور غیر کا پیدا کردہ بیٹا متبنیٰ ہو کر حقدار اور اپنی بیٹی خون کی پیدائش ہو کر محروم۔ بیٹا آئے تو ماں کی عزت کو چار چاند لگا دے اور بیٹی ماں کی رہی سہی ساکھ کو خاک میں ملا دے۔ کیونکہ دھرم شاستر اور سوامی دیانند دونوں اس بات پر متفق ہیں۔ کہ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا کرنے والی عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے بیٹا پیدا کرے۔ یہ کہیں نہ لکھا کہ جو عورت لڑکے ہی لڑکے پیدا کرے اس کو فوراً چھوڑ کر دوسری عورت سے ایک لڑکی بھی پیدا کرے۔

خدا کا غضب بیٹے دس دس ہوں پر لڑکی ایک نہ ہو یہ وید کی تعلیم ایسا لڑکیاں نہ ہوتیں تو صرف لڑکوں سے دنیا آباد رہ جاتی۔ لو سنو لڑکی کے متعلق وید اور دھرم شاستر کیا کہتے ہیں اور اولاد نرینہ کے لئے ویدوں میں جو دعائیں درج ہیں انہیں دیکھیے۔

اولاد نرینہ کیلئے ویدک دعائیں

ویشوت ادیتیہ ایش تے سوم پیتھ تسمن متسو۔ اشرد اسمئی نرو دحیسے دوھاتن یدا شیرداہ دمپتی وامم اشنوتہ پومان پترو جایتے وندتے وسو دھا دشواہا ارپہ ایدھتے گرہے (یجروید ادھیائے ۸ منتر ۵)

لفظی ترجمہ (وسوت ادیتیہ) روشن سورج (ایش) یہ (تے) تیرا (سوم پیتھ) پینے کے قابل سوم ہے (تسمن) اس میں (متسو) لطف اٹھاؤ (آشیرداہ) دعائیہ (اسمئی) میرے اس (دحیسے) کلام میں (نرہ) اے لوگو (شرد دھاتن) اعتبار کرو (یت) جو (دمپتی) یگیہ کرنے والا مرد اور اس کی بیوی ہے۔ (وامم) ثواب کو (اشنوتہ) حاصل کریں (پومان) نر (پترہ) بیٹا (جایتے) پیدا ہو (وندتے) حاصل کرے (وسو) دولت (دادھ) (پھر دشواہا) ہمیشہ (ارپہ) بے گناہ ہو کر (گرہے) گھر میں (ایدھتے) ترقی کو حاصل کرے۔

مطلب:- اے روشن سورج یہ تیرا پینے کے قابل سوم رس ہے اس میں لطف اٹھا۔ میرے اس دعائیہ کلام میں اے لوگو اعتبار کرو۔ جو یگیہ کرنے والا مرد اور اس کی بیوی ہے ثواب کو حاصل کریں۔ نرینہ بیٹا پیدا ہو دولت کو حاصل کرے۔ پھر بے گناہ ہو کر ترقی کو حاصل کرے۔

اس منتر سے تین باتیں ظاہر ہیں۔

(۱) اولاد کی پیدائش کے لئے میاں بیوی کا یگیہ کرنا

(۲) یگیہ کرکے نرینہ اولاد کو حاصل کرنا۔

(۳) نرینہ اولاد کا باپ کی جائداد کا وارث ہونا۔

اس منتر کا یہ مفہوم یجروید کی اعلیٰ سے اعلیٰ تفسیر میں موجود ہے شتپتھ برہمن جو یجروید کی سب سے مستند تفسیر ہے اس میں اس منتر کے تحت میں صاف لکھا ہے کہ:-

”اب دوسری نظروں کو وہ مخلوط کرنے سے پورا کرتا ہے۔ مگر اس (اندر) کو کم کرتا یا گھٹاتا ہے۔ کیونکہ گھی ایک ہتھیار ہے اور اس گھی کے ہتھیار سے دیوتاؤں نے اپنی بیویوں کو کاٹ دیا۔ اور ان کو نامرد بنا دیا۔ اور کاٹی ہوئی وہ کاٹے جا کر اور نامرد بنائے جا کر نہ تو وہ کسی چیز کی مالک ہوتی ہیں اور نہ کوئی ورثہ ہی حاصل کرتی ہیں۔ اسی طرح اب وہ اسی گھی کے ہتھیار سے بیویوں کو کاٹ ڈالتا ہے۔ اور ان کو نامرد بناتا ہے۔ اور اس طرح وہ کاٹے جا کر اور نامرد بنائے جا کر نہ تو وہ خود مالکانہ حیثیت رکھتی ہیں۔ اور نہ ورثہ ہی حاصل کرتی ہیں۔“

شتپتھ کا فتوے وید منتر مندرجہ بالا کی بنا پر صاف ہے کہ عورت مالکانہ شخصیت نہیں بلکہ مملوکہ چیز (   ) ہے اس لئے وہ ورثہ کی حقدار نہیں۔ (دیکھو شتپتھ برہمن کانڈ ۴۔ ادھیائے ۴ برہمن ۲۔ کنڈکا ۱۳) یجروید ادھیائے ۸ منتر ۱۰ میں آتا ہے۔

پرجاپتی ور کھا اسی ریتو دھا ریتو مئی دھیہی ؎
پرجاپتے تے ور کھنو ریتو دھسہ ریتو دھام اشی ؎

اے مخلوق کے مالک تو سیراب کرنے والا ہے۔ تو نطفہ دینے والا ہے نطفہ مجھے دے۔ اے مخلوق کے مالک آپ سیراب کرنے والے ہیں نطفہ رکھنے والے ہیں۔ نطفہ رکھنے والے (نر بیٹے) کو میں حاصل کروں۔ اس منتر میں نرینہ اولاد کے لئے دعا مانگی گئی ہے۔ اور اسی طرح ویدوں کے بیسیوں منتروں میں صرف بیٹے کے حصول کے لئے دعائیں موجود ہیں۔

دس دس بیٹوں کے لئے دعا

یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۴۸ میں آتا ہے۔ (ادم) یہ (مے) میری (ہومیہ) سوختنی نذر (پرجننم) اولاد پیدا کرنے والی (استو) ہو (دش ویرم) دس بہادر بیٹوں کی (سرو گنم) پوری فوج (سوستیئے) خوش کرنے کے لئے ہو۔

یہ میری سوختنی نذر اولاد پیدا کرنے والی ہو۔ دس بہادر بیٹوں کی پوری جماعت میرے خوش کرنے کے لئے ہو۔

ویدوں میں نہ صرف دس دس بیٹوں کی پوری فوج کے لئے دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ بلکہ صریح طور پر بیٹی نہ ہونے کی بھی دعائیں تعلیم کی گئی ہیں

بیٹا ہو بیٹی نہ ہو

اتھروید کانڈ ۶ سوکت منتر ۳ میں لکھا ہے:- استری سویم انیتر ددھت۔ پومانسم او دھت ا۔ (استری سویم) اولاد اناث دوسری جگہ دے اور یہاں ضرور اولاد نرینہ ہی مہیا کر دے۔ اسی طرح۔ ینگ ارکش حاجایا ماہم پومانسم استریم کرن تام نیم دیوتا پیدا ہونے والے کی حفاظت کرے۔ مذکر کو مونث نہ کرے دیکھو کانڈ ۸ سوکت ۶ منتر ۲۵

بیٹی منحوس اور بیٹا نور ہے

ایتریا برہمن ۷-۵-۱۵ میں بیٹی کی پیدائش کو منحوس (کرپنم) لکھا ہے۔ اور بیٹے کی بابت ”جیوتر ہا پترہ پرمے ویومن“ یعنی بیٹا آسمان بلند میں روشنی ہے اسی طرح نیتریا سنگھتا میں لکھا ہے کہ ”تسمات استریم جاتام پرسینتی اُت پومانسم ہرنتی“ یعنی اسی لئے لڑکی جب پیدا ہوتی ہے تو اسے رد کر دیتے ہیں۔ اور لڑکے کو لے لیتے ہیں“ (دیکھو نیتریا سنگھتا ششم ۱/۱۰ ۵)

لڑکی کے متعلق یہ وہ خیالات ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں دختر کشی جیسی ہولناک رسم پیدا ہوئی۔ لڑکیوں اور عورتوں کے حقوق کو ملیا میٹ کیا گیا۔ صنف نازک پر ظلم و ستم کو روا رکھا گیا۔ اسلام اور صرف اسلام ہی نے اس مظلوم اور بے کس جنس لطیف کی حمایت میں اذا الموؤدة سئلت بای ذنب قتلت۔ ظالموں کے دل پر لرزہ ڈال دینے والے الفاظ میں باز پرس کا اعلان کیا۔